بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:۔ ڈیلی الفضل لاہور
ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ
الفضل
لاہور
فی پرچہ ۱/

یوم:۔ سہ شنبہ ۲۹ محرم الحرام ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۲/۸ | ۲۸ تبوک ۱۳۳۳ھش ـ ۲۸ ستمبر ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۶۱

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت

ربوہ ۲۴ ستمبر۔ (بذریعہ تار۔ دیر سے موصول شدہ) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو نقرس کی تکلیف بدستور ہے۔ البتہ درد کی شدت میں کمی ہے۔

اس سے قبل مورخہ ۲۳ ستمبر کی اطلاع جو مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے بذریعہ ڈاک موصول ہوئی ہے۔ مندرجہ ذیل ہے:۔

"پرسوں شام سے حضور کو نقرس کی تکلیف کا دورہ شروع ہے۔ تکلیف بائیں گھٹنے میں ہے۔ اور شدید ہے۔ جس کی وجہ سے گذشتہ رات حضور کو نیند نہیں آسکی۔ اور ہلکی ہلکی حرارت بھی ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

لاہور ۲۷ ستمبر۔ وزیر صحت پنجاب مخدوم زادہ محمد علمدار حسین گیلانی آج میو ہسپتال لاہور گئے۔ وہاں انہوں نے ان لوگوں کو دیکھا جنہیں بارش سے نقصان پہنچا ہے۔

دریائے راوی میں پانی برابر چڑھ رہا ہے

لاہور شہر کو سیلاب سے فوری خطرہ نہیں ہے۔ البتہ نشیبی علاقے پانی میں ڈوب گئے ہیں

لاہور ۲۷ ستمبر۔ دریائے راوی میں پانی برابر چڑھ رہا ہے۔ آج رات تک مشاہدہ کے قریب پانی کا بہاؤ ایک لاکھ کیوسک سے زائد تھا۔ اور دریا کی سطح ۲ ؍ ۱۳ فٹ تھی۔ شہر کو سیلاب سے فوری خطرہ تو نہیں ہے۔ کیونکہ چودہ میل لمبا بند اس کی حفاظت کر رہا ہے۔ البتہ دریا کے بہاؤ پر نشیبی علاقوں میں پانی چڑھ رہا ہے۔ — سیالکوٹ میں سیلاب پر قابو پا لیا گیا ہے۔ شہر کے اکثر حصوں میں آمد و رفت جاری ہو گئی ہے۔ دوکانیں پھر کھل گئی ہیں۔ بہت سی سڑکوں پر سے پانی اتر گیا ہے۔ ڈسکہ۔ پسرور۔ نارووال میں انخلا کا کام مکمل کیا جا چکا ہے۔ یہاں جانی نقصان تو نہیں ہوا۔ لیکن مکانوں۔ مویشیوں اور فصلوں کو وسیع پیمانے پر نقصان پہنچا ہے۔ — گجرات کے قریب دریائے چناب کے دائیں کنارے سیلاب سے پچاس گاؤں بہہ گئے۔ چار آدمی ڈوب گئے۔ مرالہ میں آج صبح چناب کا پانی ایک لاکھ پینتالیس ہزار کیوسک تھا۔ اڑتالیس گھنٹے پہلے یہاں پانی کا اخراج سات لاکھ کیوسک تھا۔ چناب کے پانی سے جو کل خانکی سے گزرا۔ ہیڈ ورکس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ آج یہ پانی تریموں ہیڈ پہنچنے والا ہے۔ جہاں سات لاکھ کیوسک پانی گزر سکتا ہے۔ جھنگ میں ابھی تک سیلاب سے کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ وہاں انسدادی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔ سمندری کے قریب نہر میں جو شگاف ہو گیا تھا۔ اسے بند کر دیا گیا۔ منٹگمری میں بھی نہر لوئر باری دواب کے شگاف کو بند کر دیا گیا ہے۔ ملتان میں حالت خراب ہو گئی ہے۔ اور سیلاب کا پانی چڑھ رہا ہے۔ قصور کے قریب ردحی والا بند کئی جگہ سے ٹوٹ گیا ہے۔ گوجرانوالہ۔ کامونکی اور منیر آباد میں مکانات گر رہے ہیں۔

رعیہ نہر کو بند کر دیا گیا ہے۔ اور پانی کا رخ موڑ دیا گیا ہے۔ موسمی اطلاعات میں بتایا گیا ہے۔ کہ دریائے جہلم۔ چناب۔ راوی اور ستلج کی بالائی وادیوں میں زبردست بارش ہو گی۔ جس کی وجہ سے آئندہ ہفتے پنجاب میں سیلاب کا پھر شدید خطرہ ہے۔ — آج پنجاب کے قائم مقام وزیر اعلیٰ سردار عبد الحمید دستی نے دو اور وزیروں کے ہمراہ سیالکوٹ گوجرانوالہ۔ گجرات اور لاہور کے سیلابی علاقوں پر پرواز کی اور ان علاقوں کا جائزہ لیا۔ کل پاکستانی فوج کا ایک مال بردار جہاز پسرور کے اردگرد کے علاقے میں اناج پھینکے گا۔

حالیہ شدید بارشوں اور سیلاب کی وجہ سے صوبہ پنجاب کی مندرجہ ذیل سڑکیں متاثر ہوئی ہیں۔

(۱) کامونکی کے قریب اٹھائیسویں میل پر گرانڈ ٹرنک روڈ ناقابل عبور ہے۔ کیونکہ اس جگہ سڑک چار فٹ گہرے پانی میں ڈوبی ہوئی ہے۔ (۲) لاہور فیروزپور روڈ آٹھویں اور پچیسویں میل کے درمیان کئی مقامات پر سے ٹوٹ گئی ہے۔ اور ناقابل استعمال ہے۔ (۳) سرگودھا خوشاب روڈ پر شاہ پور کے قریب ہلکی موٹر گاڑیاں گزر نہیں سکتیں۔ کیونکہ سڑک پر ساڑھے تین فٹ گہرا پانی بہہ رہا ہے۔ (۴) لاہور طالب والا سرگودھا روڈ پنڈی بھٹیاں کے آگے طالب والا کے قریب تہترویں اور چہترویں میل کے درمیان ساڑھے تین فٹ گہرے پانی میں ڈوبی ہوئی ہے۔ (۵) لاہور ملتان کوئٹہ روڈ ۱۰۹ اور ۱۱۰ ویں میل کے درمیان دو فٹ گہرے پانی میں ڈوبی ہوئی ہے۔ ۳۵ اور ۴۰ ویں میل اور ۱۳۸ اور ۱۵۸ ویں میل کے درمیان کئی مقامات سے ٹوٹ گئی ہے۔ تمام ٹریفک معطل ہے۔ (۶) اوکاڑہ رسال پور روڈ پہلے اور چوتھے میل کے درمیان کئی مقامات سے ٹوٹ گئی تھی۔ مگر اب اسے درست کر دیا گیا ہے۔ (۷) سمبڑیال سیالکوٹ روڈ سترھویں میل پر ٹوٹ گئی ہے۔ اور بند ہے۔ (۸) ڈسکہ سیالکوٹ روڈ بھی بند ہے۔ کیونکہ اس سڑک کا سات میل کا حصہ پانی میں ڈوبا ہوا ہے۔

(۹) پسرور نارووال روڈ اور سیالکوٹ پسرور روڈ کئی مقامات سے ٹوٹ گئی ہیں۔ اور ٹریفک کے لئے بند ہیں۔ روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ نے آج صبح سے لاہور راولپنڈی کی سروس جاری کر دی ہے۔ سڑک میں پانی تو بہت کافی ہے۔ لیکن بسیں بخیریت گزر رہی ہیں۔ لائل پور کی سروس کو ڈھائی بجے سے بلوکی کی جانب منتقل کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ شرقپور کے قریب ڈیک کا پل جزوی طور پر بہہ گیا ہے۔ ٹرانسپورٹ بورڈ کی جو سروسیں سیالکوٹ اور سرگودھا میں ہیں۔ جو لاہور اور ملتان کے درمیان ہیں۔ وہ بند ہیں۔ لاہور میں روٹ نمبر ۱۶ جو ہری کے سرحد کو جاتا ہے۔ بند ہے۔ روٹ نمبر ۱ اور ۲ جیل روڈ پل سینٹ جان کی طرف منتقل کر دی گئی ہیں۔

کولمبو ۲۷ ستمبر۔ لنکا کے وزیر اعظم سر جان کوٹلاوالا نے انڈونیشیا کے وزیر اعظم کی یہ دعوت قبول کر لی ہے کہ وہ امریکہ سے واپس آنے کے بعد انڈونیشیا کا دورہ کریں۔

برطانوی لیبر پارٹی کی طرف روس اور چین کے وزرائے اعظم کو برطانیہ آنے کی دعوت

لندن ۲۷ ستمبر۔ برطانیہ کی لیبر پارٹی نے روس اور چین کے وزرائے اعظم کو برطانیہ آنے کی دعوت دی ہے۔ لیبر پارٹی کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے ایک لیبر ممبر ڈاکٹر سمرسکل نے جو مسٹر ایٹلی کے ساتھ روس اور چین کے دورہ میں شامل تھے کہا۔ کہ دونوں وزرائے اعظم میں سے کسی نے بھی دعوت قبول کرنے سے انکار نہیں کیا۔ انہوں نے کہا۔ برطانیہ کے کم از کم آدھے باشندے دونوں رہنماؤں مسٹر مالنکوف اور مسٹر چو این لائی کا خیر مقدم کریں گے۔

ماؤزے تنگ چینی جمہوریہ کے صدر منتخب کر لئے گئے

پیکنگ ۲۷ ستمبر۔ آج چین کی عوامی کانگرس نے ماؤزے تنگ کو چینی جمہوریت کا چیئرمین منتخب کر لیا۔ اس سے پہلے وہ مرکزی عوامی کونسل کے چیئرمین کہلاتے تھے۔

تقرر اور تبادلے

حکومت پنجاب نے مندرجہ ذیل تقرر اور تبادلے کئے ہیں۔ (۱) مسٹر ایچ اے مجید سی۔ ایس۔ پی آفیسر آن سپیشل ڈیوٹی پنجاب سول سیکرٹریٹ لاہور مقرر ہوئے ہیں۔ (۲) ڈپٹی کمشنر میانوالی ایس۔ ڈی۔ او بھکر مقرر ہوئے ہیں۔ انہیں مسٹر افتخار احمد خاں سی۔ ایس۔ پی کی جگہ مقرر کیا گیا ہے۔

جاپان میں طوفان سے دو ہزار آدمی ہلاک

ٹوکیو ۲۷ ستمبر۔ کل جاپان میں جو طوفان آیا تھا۔ اس میں دو ہزار سے زیادہ اشخاص ہلاک ہو گئے ہیں۔ چھ سو سے زیادہ کشتیاں ڈوب گئی ہیں۔ یا لاپتہ ہیں۔ ان کشتیوں میں تین ہزار آدمی سوار تھے۔ ساحلی پہرہ داروں کا بیان ہے۔ کہ ان میں سے اب تک صرف ایک سو چھپن اشخاص بچائے جا سکے ہیں۔ ہلاک شدگان میں وہ ایک ہزار اشخاص بھی شامل ہیں جو جزیرہ ہوکیڈو کے قریب ایک سٹیمر الٹنے سے ڈوب گئے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انصاف پریس لاہور میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

کلام النبی صلے اللہ علیہ وسلم

اپنے گھروں کو قبروں کی طرح نہ بناؤ

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلوا فی بیوتکم من صلوٰتکم ولا تتخذوھا قبوراً (سنن ترمذی)

ترجمہ۔ حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کا کچھ حصہ اپنے گھروں میں بھی پڑھا کرو۔ اور انہیں قبروں کی طرح نہ بناؤ۔

بکھرے ہیں اس زمیں پہ ستارے جگہ جگہ

ٹوٹے ہیں زندگی کے سہارے جگہ جگہ
ہم ہی مگر نہ حوصلہ ہارے جگہ جگہ

ہوتا ہے تیرا ذکر زمانہ میں کو بکو
پھرتے ہیں تیرے درد کے مارے جگہ جگہ

ناکام ہو چکی ہیں اندھیروں کی سازشیں
ابھرے ہیں روشنی کے منارے جگہ جگہ

منظور تھا ہمیں ہی تلاطم سے کھیلنا
یوں تو ملے تھے گھاٹ کنارے جگہ جگہ

دیتی رہی فریب گو ہر گام پر خرد
ملتے رہے جنوں کے سہارے جگہ جگہ

ربوہ کی خاک پاک، یہ وُوڑا ذرا نظر
بکھرے ہیں اس زمیں پہ ستارے جگہ جگہ

کہہ دو انہیں کہ آ کے مرے دل میں بس رہیں
اب کون ان کو فیضؔ پکارے جگہ جگہ

فیض سلمہ

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے ضروری اعلان

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ میں یہ شکایات بار بار موصول ہو رہی ہیں کہ حسابداران و چندہ دہندگان کو صیغہ ہذا کی طرف سے جاری کردہ رسیدات وکوپن نہیں پہنچتے۔ میں نے ہر ایسی شکایت کے موصول ہونے کے بعد اپنے دفتر کے متعلقہ ریکارڈ کی پڑتال کی ہے۔ مجھے سوائے ایک معاملہ کے اور کہیں بھی دفتر کی غلطی معلوم نہیں ہوئی۔ اور وہ غلطی بھی چندہ دہندہ کی طرف سے غلط تفصیل بھجوانے کی وجہ سے تھی۔

جو رسیدات ہم تیار کرتے ہیں ان کا اندراج دو جگہوں پر ہوتا ہے۔ دونوں جگہوں پر ایسے کوپنوں کے اندراجات پائے گئے ہیں۔ جن کے بارے میں دوستوں کو یہ شکایات پیدا ہوئی تھیں کہ ان کو کوپن وغیرہ نہیں ملے

معلوم ہوتا ہے کہ ہماری ڈاک پوسٹ کرنے کے بعد ضائع ہو جاتی ہے یا ٹکٹوں کو اتار کر ہماری ڈاک کو ضائع کر دیا جاتا ہے۔ لہٰذا جملہ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ ایسی شکایات کے سدِّباب کے لئے ہم نے یہ انتظام کیا ہے۔ کہ رسیدات وغیرہ بذریعہ بک پوسٹ بھجوانے کی بجائے بند لفافوں میں بھجوائی جائیں۔ چونکہ لفافوں پر ٹکٹ چھپی ہوئی ہوتی ہے۔ اس لئے اس کے اتارنے کا امکان نہیں۔ نیز یہ بھی انتظام کیا جا رہا ہے۔ کہ ربوہ کے ڈاک خانہ سے ڈاک ہمارے سامنے پوسٹ ہو۔

اگر آئندہ بھی احباب کو رسیدات وغیرہ کے بارے میں اس قسم کی شکایت پیدا ہو۔ تو صیغہ امانت

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالےٰ کی ستاری اور انسان کی کمزوری

”خدا تعالےٰ کی ستاری ایسی ہے کہ وہ انسان کے گناہ اور خطاؤں کو دیکھتا ہے۔ لیکن اپنی اس صفت کے باعث اس کی غلط کاریوں کو اس وقت تک جب تک کہ وہ اعتدال کی حد سے نہ گزر جائے ڈھانپتا ہے۔ لیکن انسان کسی دوسرے کی غلطی دیکھتا بھی نہیں اور شور مچاتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ انسان کم حوصلہ ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی ذات حلیم و کریم ہے۔ ظالم انسان اپنے نفس پر ظلم کر بیٹھتا ہے۔ اور کبھی کبھی خدا تعالےٰ کے حلم پر پوری طرح اطلاع نہ رکھنے کے باعث بے باک ہو جاتا ہے۔ اس وقت ذو انتقام کی صفت کام کرتی ہے۔ اور پھر اسے پکڑ لیتی ہے“۔ (ملفوظات)

احباب کا شکریہ اور مزید دُعا کی تحریک

—(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)—

میرے محترم بزرگو۔ دوستو اور عزیزو!

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے جس غیر معمولی محبت اور اخلاص اور درد کے ساتھ میری بیماری میں میرے لئے دعائیں کیں اور ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ اُن کا میرے دل پر نہایت گہرا اثر ہے جزاکم اللہ احسن الجزاء وکان اللہ معکم فی الدنیا والآخرۃ۔

مجھے خدا کے فضل سے کافی افاقہ ہے اور کئی دن سے سانس کی تکلیف اور گلے کی چوک کا حملہ نہیں ہوا۔ لیکن چونکہ ابھی تک بیماری کا پوری طرح استیصال نہیں ہوا اس لئے ڈاکٹر صاحبان کی ہدایت کے ماتحت کافی احتیاط کی جا رہی ہے۔ باوجود اس کے رات عموماً بے خوابی میں گزرتی ہے۔ حتیٰ کہ بسا اوقات رات کے دو دو تین تین بجے تک آنکھ نہیں لگتی۔ اور بعض اوقات دل کے مقام پر بوجھ اور گھٹاؤ محسوس ہوتا اور بے چینی رہتی ہے۔ نقرس کے درد کا سلسلہ بھی چل رہا ہے۔ پس جہاں میں اپنے بزرگوں اور دوستوں اور عزیزوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ وہاں ان سے دعاؤں کے جاری رکھنے کی درخواست بھی کرتا ہوں۔ تا اللہ تعالےٰ مجھے جلد کامل شفا دے کر خدمت دین اور خدمت احباب کی توفیق دے۔ اور اس نعمت میں سے حصہ وافر عطا فرمائے جس کا اس نے ہمارے پیارے رسول صلعم سے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ العاقبۃ خیرٌ لک من الاولیٰ۔

میں ان سب کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اور ان کا دلی شکر گزار ہوں جنہوں نے میرے لئے دعائیں کیں۔ اور مجھے اس محبت اور اخلاص سے حصہ دیا۔ جو مومنوں کا خاصہ ہے۔ ومن لم یشکر الناس لم یشکر اللہ والسلام خاکسار مرزا بشیر احمد ۹۶ ایمال روڈ لاہور ۲۶/۹/۵۴

صدر انجمن احمدیہ کو اطلاع کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے متعلقہ ڈاک خانہ کو بھی شکایت کریں کہ ہماری ڈاک ضائع ہو رہی ہے۔

نیز جملہ حسابداران و چندہ دہندگان کی اطلاع کے لئے یہ امر کئی بار بذریعہ اعلان واضح کیا جا چکا ہے۔ کہ اب ہر قسم کے چندہ جات و حسابداران کی رقوم کی وصولی کا کام محاسب کی بجائے افسر صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے سپرد ہو چکا ہے۔ مگر ابھی تک نصف سے زیادہ وصول ہونے والی رقوم محاسب کے نام آ رہی ہیں۔ لہٰذا اب پھر جملہ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ تحریک جدید و صدر انجمن احمدیہ میں وصول ہونے والی ہر قسم کی رقوم منی آرڈر بیمہ جات چیکس ڈرافٹ کیش سلپ ٹی ٹی و ایم ٹی کو دفتر صیغہ امانت وصول کر رہا ہے۔ آئندہ تمام رقوم احباب افسر صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے نام پر بھجوایا کریں۔

خاکسار سید احمد عالمگیر افسر صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۵۴ء

294

جوہری قوت کا پُرامن استعمال

امریکہ اور روس میں کئی ماہ سے اس امر کے بارے میں خط و کتابت ہو رہی ہے کہ ایٹم اور ہائیڈروجن بم کے استعمال پر پابندیاں لگائی جائیں۔ اس ضمن میں امریکہ کا کہنا ہے۔ کہ محض کاغذی وعدوں پر امریکہ اپنے ایٹمی بموں کا ذخیرہ تباہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ جب تک کوئی ایسی صورت نہ پیدا ہو کہ ایٹمی طاقت کے استعمال کا کوئی عملی امکان نہ رہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس امر میں محض کاغذی معاہدے کوئی وقعت نہیں رکھتے ایسے معاہدوں کا پول پچھلی دو عالمگیر جنگوں میں کھل چکا ہے۔ اور ثابت ہو چکا ہے کہ ان کی موجودگی کسی قوم کو جنگ کی آگ مشتعل کرنے سے نہیں روک سکتی۔ اس لئے اگر امریکہ اور روس واقعی سنجیدگی سے ایسے تباہ کن ہتھیاروں پر قدغن لگانا چاہتے ہیں۔ تو انہیں کوئی ایسی مؤثر راہ نکالنی پڑے گی جس سے یہ امکان بالکل ختم ہو جائے۔

ہم نے اپنے ایک گزشتہ اداریہ میں مسٹر برٹرنڈرسل کا نظریہ پیش کیا تھا۔ جو یہ ہے کہ عالمی حکومت برپا کی جائے۔ اور اس کو یہ اختیار ہو کہ وہ ان عناصر کے تمام ذخائر پر کنٹرول رکھے۔ جو ایسے تباہ کن ہتھیار بنانے میں کام آتے ہیں۔ تاکہ کوئی قوم نہ ایسے عناصر پر دسترس رکھے۔ اور نہ وہ ایسے خوفناک ہتھیار بنا سکے۔ لیکن جیسا کہ مسٹر برٹرنڈرسل نے خدشہ ظاہر کیا ہے۔ ایٹمی تباہ کن طاقت کے علاوہ مہلک جراثیم کا استعمال ایسا ہے جو اور بھی پیچیدہ ہے۔ اور جس کا کنٹرول عالمی حکومت کی دسترس میں بھی شاید نہ آسکے۔

اب امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے انجمن اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں ایٹمی طاقت کے پُرامن استعمال کے بارے میں امریکہ کی طرف سے ایک منصوبہ پیش کیا ہے انہوں نے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد کی جائے۔ جو ایٹمی طاقت کے پُرامن استعمال کے لئے تجاویز سوچے۔ پاکستان کے وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خان نے اس تجویز کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایسی بین الاقوامی کانفرنس سے ٹھوس نفسیاتی اور مادی نتائج برآمد ہونے کی توقع ہے۔

یہ درست ہے کہ اگر دنیا کے تمام ممالک مل کر بیٹھیں اور اس خوفناک طاقت کو بجائے دنیا کے تباہ کرنے کے دنیا کی بہبودی کے لئے استعمال کرنے کے ذرائع پر غور کریں۔ اور تمام وہ اقوام جن کے قبضہ میں یہ طاقت ہے سنجیدگی اور خلوص سے ایسا کرنا چاہیں۔ اور کوئی ایسا قابل عمل مؤثر فارمولا بنانے میں کامیاب ہو جائیں۔ جس سے یہ بے پناہ طاقت انسان کے فائدے کے لئے پُرامن طریقے سے استعمال میں لائی جا سکے۔ تو یقیناً ایسی بین الاقوامی کانفرنس دنیا کے لئے ایک رحمت ثابت ہو سکتی ہے۔

آج تمام دنیا کے لوگ اس عفریتی طاقت سے سخت خوفزدہ ہیں۔ اور انہیں ہر وقت یہ اندیشہ لگا رہتا ہے کہ نہ معلوم کب یہ متحارب اقوام آپے سے باہر ہو جائیں اور اور اپنے دشمنوں کو فنا کرنے کی کوشش میں تمام دنیا کو اس کی لپیٹ میں لے لیں۔ کیونکہ یہ امر تو یقینی ہے کہ اگر خدانخواستہ تیسری عالمگیر جنگ شروع ہو گئی۔ اور اس عفریتی طاقت پر کوئی کنٹرول نہ ہوا تو کسی ملک و قوم کا اس سے محفوظ رہنا ناممکن ہو جائے گا۔ اور اس امر کا اغلب امکان ہے کہ چند ہی یوم میں تمام دنیا کا صفایا ہو جائے۔

جیسا کہ مسٹر برٹرنڈرسل نے کہا ہے محض اس بھروسہ پر نہیں بیٹھا جا سکتا کہ یہ معاند اقوام عقل سے کام لیں گی۔ اور کوئی ایسا اقدام نہ کریں گی جس سے دنیا ہی فنا ہو جائے کیونکہ خواہ اس بارے میں کتنی بھی احتیاط کی جائے گی۔ کوئی قوم اپنی فتح کا آخری چانس سمجھ کر اس دوزخ کا مونہہ کھول دیگی اور دنیا کی تباہی کے مقابلہ میں وہ اپنی فتح کو ترجیح دے گی۔ مثلاً اگر دوسری عالمگیر جنگ میں ہٹلر کے پاس ایٹم بم ہوتا۔ تو وہ اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے تمام دنیا کو فنا کرنے سے بھی نہ چوکتا۔ اور یہ خیال اس سے بھی تقویت حاصل کرتا ہے کہ خود امریکہ نے واقعی اپنی غرض کے حصول کے لئے ہیروشیما اور ناگاساکی کو ایٹم بموں کا نشانہ بنایا۔ اب اگر جاپان یا جرمنی کے پاس بھی ایٹم بم ہوتے تو وہ امریکہ، چین ہندوستان برما وغیرہ میں سے کسی کو نہ چھوڑتے۔ اور اس طرح وہ تباہی جو صرف یکطرفہ کارروائی سے محدود رہی ہے تمام دنیا پر وسیع ہو جاتی۔ جاپان نے ہتھیار اس لئے ڈالے تھے کہ اس کے یا اس کے حلیفوں کے پاس یہ ہتھیار نہیں تھا۔ اور وہ امریکہ کی فائق طاقت کے مقابلہ میں کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

لیکن اب صورت حال بدل گئی ہے۔ بیشک امریکہ کے پاس ذخیرہ زیادہ ہوگا۔ مگر جیسا کہ یقین کیا جاتا ہے روس کے پاس بھی اب یہ خوفناک طاقت وافر مقدار میں موجود ہے بلکہ روس کا تو یہ دعوےٰ ہے کہ اس نے امریکہ سے پہلے ہائیڈروجن بم تیار کیا۔ ابھی حال میں سائبیریا روس کے ٹسٹ کی خبر شائع ہوئی ہے۔ اس کو خالی خولی دھمکی نہیں سمجھا جا سکتا روس ایک مدت سے امریکہ کے مقابلہ میں اس کمی کو پورا کرنے کے لئے اپنی تمام قوتیں صرف کر رہا ہے۔ اور اس بات کا اغلب امکان ہے کہ اس نے ضرور خوفناک حد تک اس میں ترقی کرلی ہوگی۔ اگرچہ فولادی پردہ کی وجہ سے ابھی اس کا قیاس ہی کیا جا سکتا ہے۔ اور روس کا امریکہ کی مکمل کنٹرول کی تجویز سے گریز کرنا ممکن ہے اس وجہ سے ہو کہ اس کی طاقت یا کمزوری کا راز نہ کھل جائے۔ بہر حال اس قیاس کے لئے وجوہات ہیں۔ کہ روس کے پاس بھی یہ طاقت موجود ہے۔ اور اس مفروضہ پر ہی اس کے کنٹرول کے امکانات پر سوچا جا سکتا ہے اگر یہ ثابت ہو جائے کہ روس کے پاس یہ طاقت نہیں ہے۔ تو دنیا کی تباہی کا خدشہ بہت حد تک کم ہو جاتا ہے۔ اور یہ خیال کہ ایٹمی طاقت کا خوف دنیا کا توازن قائم رکھنے کے لئے مفید ہے کسی حد تک صحیح ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ایسی صورت میں روس کی طرف سے جنگ کے چھڑنے کا امکان بہت کم ہو جاتا ہے۔ گو اس صورت میں امریکہ کے دنیا پر چھا جانے کا خطرہ ہے۔ کیونکہ وہ روس کو بالکل دبا دینے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دے گا۔ امریکہ اگر رکا ہوا ہے تو اسی لئے کہ اسے یقین ہے کہ روس کے پاس بھی یہ طاقت ہے۔ اس طرح ایٹمی سیاست نہایت پیچیدہ ہو رہی ہے ممکن ہے کہ روس امریکہ کی ایٹم کے متعلق صلح جویانہ تجاویز کو اس روشنی میں لے رہا ہو۔ اور وہ اسے اس گومگو کی حالت میں رکھنا ہی اپنے لئے زیادہ مفید سمجھتا ہو۔ مگر یہ پالیٹکس زیادہ دیر تک نہیں چل سکتا۔ اگرچہ اس کو طول ضرور دیا جا سکتا ہے

ان باتوں کے پیش نظر یہ شبہات بے بنیاد نہیں کہے جا سکتے۔ کہ شائد امریکہ کی بین الاقوامی کانفرنس بھی فی الحال کوئی ایسے وقیع نتائج نہ پیدا کر سکے جس سے دنیا کی تباہی کا خطرہ کلی طور سے لوگوں کے دلوں سے نکل جائے۔

یہ خطرہ جیسا کہ ہم نے بارہا کہا ہے۔ اس وجہ سے ہے کہ دنیا مادہ پرستی کی طرف ضرورت سے بہت زیادہ مائل ہو گئی ہے۔ اور مادہ پرستی کے اس سیلاب میں اخلاقی اور روحانی اقدار بالکل بہ گئی ہیں۔ مگر اب یقیناً دنیا ایسے نقطہ پر پہنچ گئی ہے۔ کہ اسے محسوس ہو رہا ہے۔ کہ اگر اس خوفناک ترقی کو روکا نہ گیا تو فنا ہونے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی۔ کمال کی وہ حد پہنچ چکی ہے۔ جہاں سے واپسی ضروری ہے دیکھئے یہ واپسی کب ایسی صورت اختیار کرتی ہے۔ کہ جو طاقت ابھی تک دنیا کی تباہی کا خطرہ بنی ہوئی ہے۔ واقعی دُنیا کو امن و سکون کی بہشت بنانے کے کام میں لائی جا سکے گی بہر حال امریکہ کے بین الاقوامی کانفرنس کے انعقاد کا منصوبہ اس لحاظ سے ایک خوشکن اقدام ہے جس کا امن پسند دنیا کو خیر مقدم کرنا چاہیئے۔ اور اسے کامیاب بنانے کے لئے اپنا پورا زور خرچ کر دینا چاہیئے ؛

ضروری اعلان

پاکستان کے ہر ایک علاقہ میں پاکستانی ٹیچروں کی ضرورت ہے۔ تنخواہ نہایت معقول۔ اس کے علاوہ پراویڈنٹ فنڈ، پنشن اور رخصتیں بڑے فراخ پیمانہ پر۔ درخواست کنندگان ایم۔ اے یا بی۔ اے بی ٹی جن کا انگریزی زبان کا علم خاصہ ہو۔ اور اچھی طرح لکھ بول سکتے ہوں۔ محض بی۔ اے بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ بشرطیکہ انگریزی کی قابلیت خاطر خواہ ہو۔ درخواستیں ۷ اکتوبر ۱۹۵۴ء تک بنام کا خانہ خالی چھوڑ کر پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ آنی چاہئیں۔ کافی تعداد درخواستوں کی صورت میں اس امر کی بھی حتی الوسع کوشش کی جائے گی۔ کہ انٹرویو ربوہ میں ہو جائے۔ تاکہ بصورت منظوری جانے کا کرایہ بھی مل جائے۔ احمدی نوجوانوں کے لئے بڑا عمدہ موقعہ ہے۔ یہ یاد رہے کہ شرح تنخواہ پاکستان کی نسبت اڑھائی گنا تک ہوگی۔ اور دیگر فوائد اس کے علاوہ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

اساتذہ کی فوری ضرورت

سکول ہذا میں دو بی۔ اے بی ٹی اساتذہ کی فوری طور پر ضرورت ہے بی۔ ایس سی بی ٹی کو ترجیح دی جائے گی۔ گریڈ ۱۲۰ ـ ۸ ـ ۲۰۰ اور پنشن کی مراعات بھی حسب قواعد ہوں گی۔ خواہشمند احباب اپنے حلقہ کے امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ درخواستیں مع نقول سرٹیفکیٹس کے جلد بھجوا دیں۔ ریٹائرڈ صاحبان درخواستیں بھجوانے کی تکلیف نہ فرمائیں۔ کیونکہ محکمہ اس کی اجازت نہیں دیتا۔

ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

نائیجیریا میں تبلیغ اسلام ۔ ریڈیو کے ذریعہ قرآنی حقائق و معارف کی اشاعت

احمدیہ مسلم مشن نائیجیریا کی ماہانہ رپورٹ

(از مکرم مولوی مبارک احمد صاحب ساقی مبلغ سلسلہ)

زمرۃ الاسلامیہ ہال میں لیکچر۔ ریڈیو پر قرآن مجید کی تلاوت۔ مسلمان سکولوں کے لئے دینیات کا نصاب مقرر کرنے کے لئے مساعی۔ ہفتہ وار اخبار ٹرتھ کی باقاعدہ اشاعت۔ ۲۴ افراد کا قبول اسلام

عرصہ زیر رپورٹ میں مسلم بوائز ایسوسی ایشن کے زیر انتظام مکرم محترم نسیم سیفی صاحب انچارج احمدیہ مشن نائیجیریا نے زمرۃ الاسلامیہ ہال لیگس میں Islam in the world civilization کے موضوع پر ایک دلچسپ لیکچر دیا۔ لیکچر تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ آپ نے حاضرین کو بتایا۔ کہ اس موضوع کے ضمن میں سب سے پہلے ہمیں یہ سوچنا ہے۔ کہ اسلامی سویلزیشن سے مراد کیا ہے۔ اور اس کے بعد یہ غور کرنا ہے۔ کہ اسلام نے دنیا کے سامنے کس قسم کی سویلزیشن پیش کی۔ اور اس کے کیا نتائج مترتب ہوئے۔ آپ نے بتایا کہ سویلزیشن سے مراد وہ مادی ترقی ہے۔ کہ جس کے ذریعہ انسانی اعمال میں دن بدن سہولت پیدا ہوتی چلی جائے۔ صنعت و حرفت میں زیادہ سے زیادہ آسانیاں پیدا ہو جائیں۔ اور نقل و حمل کے مزید ذرائع بہم پہنچائے جائیں۔ تعلیم کو رواج دیا جائے۔ سائنس کے ذریعہ نئی نئی معلومات حاصل کی جائیں۔ غرضیکہ وہ تمام ذرائع جو انسانی زندگی میں سہولت پیدا کر دیں۔ سویلزیشن کہلاتے ہیں۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا۔ کہ ہم انہی ترقیات کو اسلامی سویلزیشن کہہ سکتے ہیں۔ کہ جو ترقیات ہمیں رسول خدا کے قول اور شریعت اسلام پر عمل کرنے کے نتیجہ میں حاصل ہوئی ہوں۔ مثلاً مسلمانوں کو رسول خدا کا ارشاد تھا۔ اطلبوا العلم ولو بالصین۔ کہ تمہیں علم کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ خواہ اس کے حصول کے لئے دور دراز کے ممالک کا سفر ہی کیوں نہ اختیار کرنا پڑے۔ آنحضرت کے اسی ارشاد کے پیش نظر مسلمان دنیا کے کونے کونے میں پھیل گئے۔ خود علم حاصل کیا اور لوگوں کو علم سکھایا۔ قرآنی حکم سیروا فی الارض کے ماتحت مسلمانوں نے دنیا کے دور دراز ممالک کا سفر کیا۔ نئے نئے ذرائع آمد و رفت نکالے۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ امریکہ کے دریافت کرنے والے بھی مسلمان ہی تھے۔

ایسی ترقیات جو کسی مذہبی تعلیم کے بغیر حاصل ہوں۔ انہیں کسی خاص قوم کی طرف تو منسوب کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کا منبع کسی صورت میں بھی مذہب قرار نہیں دیا جا سکتا۔ عیسائی لوگوں نے بھی دنیا کے مادی اسباب میں بہت زیادہ ترقی کی ہے۔ لیکن اس کی وجہ مسیح علیہ السلام کی تعلیم نہیں۔ کیونکہ مسیح نے کبھی بھی اپنے پیرؤوں کو ان باتوں کی طرف توجہ نہیں دلائی۔ عیسائی لوگوں کی ترقیات کو قومی تو کہا جاتا ہے۔ لیکن انہیں مذہب کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے برخلاف مسلمانوں نے جو ترقیات حاصل کیں وہ خالصتاً مذہبی ہیں۔ اور ہم انہیں کلیتہً اسلامی تہذیب کا نام دے سکتے ہیں۔ آپ نے بتایا۔ کہ مسلمان ہی وہ لوگ تھے۔ جنہوں نے بڑی بڑی تعلیمی درسگاہیں قائم کیں۔ مختلف لائبریریاں کھولیں۔ جہاز رانی میں کمال حاصل کیا۔ طب کے فن میں حیران کن ترقی کی۔ لیکچر کے اختتام پر طلباء کو سوالات کا موقع دیا گیا۔ جس پر طلباء نے دلچسپ سوالات کئے۔ اور تقریباً دو گھنٹہ کے بعد یہ کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

قرآن مجید کی تلاوت:۔ تقریباً دو سال سے نائیجیریا میں علی الصبح ریڈیو پر قرآن مجید کی تلاوت اور ترجمہ مع مختصر تفسیری نوٹ نشر کئے جانے کا سلسلہ جاری ہے۔ لیکن چونکہ ترجمہ لوکل زبان میں کیا جاتا ہے۔ اس لئے ہمارے لئے اس پروگرام میں حصہ لینے کی کوئی گنجائش نہ تھی لیکن امسال یہ فیصلہ ہوا۔ کہ ہفتہ میں ایک بار انگریزی میں ترجمہ کیا جائے۔ چنانچہ شروع سال سے مکرم نسیم سیفی صاحب اس کام کو سر انجام دے رہے ہیں۔ بفضل خدا انگریزی ترجمہ اور تفسیر بہت ہی مقبول ہو رہا ہے۔ چند دنوں کا ذکر ہے۔ کہ ایک انگریز عورت نے بذریعہ خط اس پروگرام پر پسندیدگی کا اظہار کیا۔ اس نے کہا۔ کہ مجھے یہ علم نہ تھا۔ کہ قرآن مجید اس قسم کے معارف سے پُر ہے۔ اور اس میں کس قدر روحانی ترقیات کا دروازہ کھلا ہے۔ لیکن جب سے میں نے انگریزی کا ترجمہ سننا شروع کیا ہے۔ مجھے قرآن کریم کے منجانب اللہ ہونے کا یقین ہوتا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ بے شمار دوستوں نے بذریعہ ذاتی ملاقات انگریزی ترجمہ کی تعریف کی ہے۔ بلکہ یہاں تک کہ صرف انگریزی ترجمہ ہی ایسا ہے۔ کہ جسے ہم شوق سے سنتے ہیں۔

مسلمان سکولوں کے لئے دینیات کا نصاب: ۱۹۵۵ء سے نائیجیریا کے مغربی علاقہ میں جبری تعلیم کا سسٹم شروع کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں بے شمار سکول کھل چکے ہیں۔ اور مزید کھولے جا رہے ہیں۔ ان تمام سکولوں کے اخراجات کی ذمہ وار گورنمنٹ ہوگی۔ گورنمنٹ ہی اساتذہ وغیرہ کی تنخواہ ادا کرے گی۔ پرائیویٹ سکول بھی گورنمنٹ کے ہاتھ چلے جائیں گے۔ مگر ان کی مینجمنٹ کا کام مالکان سکول کے پاس ہی رہے گا۔

گورنمنٹ کی اس نئی سکیم کے زیر اثر سب سے بڑی دقت یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کے سکولوں میں دینیات پڑھانے کا کوئی انتظام نہ ہو سکے گا۔ کیونکہ دینیات پڑھانے کے لئے مسلمانوں کے پاس کوالی فائیڈ ٹیچر ہونے ضروری ہیں۔ اور حال یہ ہے۔ کہ وہ لوگ جو دینیات پڑھا سکتے ہیں۔ ان میں سے پانچ فی صدی بھی گورنمنٹ کے قانون کے مطابق کوالی فائیڈ نہیں ہیں۔ اور گورنمنٹ ان اساتذہ کو جو کہ گورنمنٹ کے قوانین کے مطابق ڈگری یافتہ ہیں۔ سکولوں میں لگانے کے لئے تیار نہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ مسلمان سکول مذہبی تعلیم سے بالکل خالی ہوں گے۔

اس مشکل کو حل کرنے کے لئے مسلمان سکولوں کے پروپرائیٹرز کی ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں ہم بھی شریک ہوئے۔ اور فیصلہ ہوا۔ کہ گورنمنٹ سے پرزور اپیل کی جائے۔ کہ وہ مسلمان سکولوں میں دینیات پڑھانے کا انتظام کرے۔ یہ بالکل صحیح ہے۔ کہ اس وقت ہمارے پاس کوالی فائیڈ ٹیچر نہیں ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ دینی تعلیم کو کلیتہً بند کر دیا جائے۔ کونسل نے فیصلہ کیا۔ کہ بہت جلد تمام کلاسوں کے لئے ایک کورس مقرر کر کے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں بھیجا جائے۔ گورنمنٹ اس مشکل کے حل کے لئے بہت جلد بعض ایسے کالج کھول رہی ہے۔ کہ جن میں عربی اور دیگر مشرقی زبانیں پڑھانے کا انتظام کیا جائے گا۔ ان کالجوں کے پاس شدہ طالب علم گورنمنٹ کے ہاں کوالی فائیڈ سمجھے جائیں گے۔ اور اس طرح تمام مشکلات حل ہو جائیں گی۔

پریس سے تعلقات:۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ڈائریکٹر نائیجیرین انفارمیشن سروس کے زیر انتظام بلائی ہوئی ایک کانفرنس میں شرکت کی۔ یہ کانفرنس مشرقی نائیجیریا کے دو وزراء کی انگلینڈ اور امریکہ کے دورہ سے واپسی پر منعقد کی گئی تھی۔ وزراء کے اس دورہ کا یہ مقصد تھا۔ کہ بیرونی ممالک کے مالدار لوگوں اور بڑی کمپنیوں کے مالکان کو اس پر آمادہ کیا جائے۔ کہ وہ نائیجیریا میں صنعتی کاروبار شروع کریں۔ مختلف فیکٹریاں کھولیں۔ اور طرح طرح کے کارخانے ایجاد کریں۔ تاکہ ملک کی صنعت و حرفت کو فروغ دیا جا سکے۔ وزراء کا یہ دورہ بہت ہی کامیاب رہا۔ اور ان کے نتیجہ میں عنقریب اس پروگرام کو شروع کیا جائے گا۔

ایک دوست مسٹر حمزہ اکونوں جو کہ گولڈ کوسٹ میں تقریباً تیس سال کا عرصہ گذار کر حال ہی میں واپس نائیجیریا آئے ہیں۔ اور جماعت کے مخلص ترین احباب میں شمار کئے جاتے ہیں کے اعزاز میں جماعت لیگس کی طرف سے ایک استقبالیہ پارٹی دی گئی۔ ایڈریس میں مسٹر اکونوں کی وہ تمام خدمات جو انہوں نے تیس سال کے عرصہ میں سلسلہ کے لئے سر انجام دی ہیں، کو سراہتے ہوئے سیکرٹری جماعت احمدیہ لیگس نے بتایا۔ کہ مسٹر اکونوں ان لوگوں میں سے ہیں۔ جنہوں نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے اپنا سب کچھ وقف کر رکھا ہے۔ گولڈ کوسٹ میں جماعت نے جس قدر سکول جاری کئے ان کے اجراء میں کافی حد تک مسٹر اکونوں کی مساعی کا دخل ہے۔ پارٹی میں احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی دوستوں کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ ایڈریس کے جواب میں مسٹر اکونو نے جماعت لیگس کا شکریہ ادا کیا۔ اور حاضرین کو بتایا۔ کہ گولڈ کوسٹ میں جماعت کی ترقی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ بے شک گولڈ کوسٹ نے سکول جاری کرنے میں کافی ترقی کی ہے۔ لیکن اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ پریس اور اخبار کے جاری کرنے میں نائیجیریا تمام مغربی افریقہ کے مشنوں سے بالخصوص اور بقیہ بیرونی ممالک کے مشنوں سے بالعموم ایک ایسی فوقیت حاصل کر چکا ہے۔ کہ جو ہم سب کے لئے باعث فخر ہے۔ بالآخر مکرم نسیم سیفی صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا نے ایک مختصر سی تقریر کی جس میں جماعتی تنظیم کی اہمیت بیان کی۔ دعا کے بعد یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

درس و تدریس: ہر روز صبح کی نماز کے بعد قرآن مجید کا درس دیا جاتا رہا۔ اور ہر اتوار کو بعد نماز فجر دوستوں کو سوالات کا موقع دیا جاتا رہا۔ خطبات جمعہ میں خلافت کی اہمیت اور اس کی برکات پر احباب جماعت کو خاص توجہ دلائی گئی۔ اسی طرح ماہوار چندوں میں باقاعدگی اور تبلیغ کے لئے خاص مساعی کی تلقین کی گئی

میٹنگیں:۔ حسب معمول لیگس مشن کی پندرہ روزہ میٹنگ ہوئی۔ جس میں لوکل حالات پر گفتگو ہوئی۔ چونکہ مرکز سے نئی کانسٹی ٹیوشن کے تحت نئے مرکزی عہدیداران برائے نائیجیریا کی منظوری آ چکی تھی۔ اس لئے تمام نئے عہدیداران کی ایک میٹنگ بلائی گئی۔ جس میں کانسٹی ٹیوشن پڑھی گئی۔ اور متعلقہ امور پر بحث کی گئی۔

اخبار Truth کی اشاعت:۔ عرصہ زیر رپورٹ میں اخبار باقاعدہ شائع ہوتا رہا۔ لیگس میں ایجنٹوں کو تقسیم کرنے کے علاوہ بیرونی ایجنٹوں کو بھی ڈسپیچ کیا جاتا رہا۔

لوکل مشنریوں کی رپورٹ باقاعدہ دفتر میں پہنچتی رہی۔ پچھلے ماہ ایک مشنری الفا اے۔ بی ڈوٹمالا کو مختلف مشنوں کے دورہ پر بھیجا گیا۔ پچھلے ماہ ۲۴ افراد حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ تمام قارئین سے درخواست ہے۔ کہ وہ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ کام کرنے کی توفیق بخشے۔ اور لوگوں کے دل قبول اسلام کے لئے کھول دے۔ آمین۔

مسائل زکوٰۃ اور عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ کا فرض

عہدہ داران جماعت کے فرائض میں سے ایک فرض یہ بھی ہے۔ کہ وہ تمام افراد جماعت کو ضروری مسائل زکوٰۃ سے واقف کرتے رہیں۔ تاکہ مسئلہ کو لاعلمی کی وجہ سے جماعت کے کسی فرد سے کسی فریضہ ادائیگی میں کوتاہی سرزد نہ ہو۔

جماعت احمدیہ کے افراد خدا تعالے کے فضل سے اس زمانہ میں مالی قربانی میں اپنی نظیر نہیں رکھتے۔ ان کے متعلق یہ تو خیال بھی نہیں کیا جا سکتا کہ وہ زکوٰۃ جیسے اہم فریضہ کی ادائیگی میں سستی کر سکتے ہیں۔ لیکن مسائل کی ناواقفیت کی وجہ سے ایسا ہو سکتا ہے۔ اس کا علاج یہی ہے۔ کہ سب سے پہلے جماعتوں کے امراء۔ صدر اور سکرٹریان مال خود مسائل کی واقفیت حاصل کریں۔ اس غرض سے نظارت بیت المال نے تمام جماعتوں کو ضروری مسائل زکوٰۃ پر مشتمل ایک رسالہ زکوٰۃ بھجوایا ہوا ہے۔ جس میں باقاعدہ اسناد کے ساتھ مسائل درج کر دیئے گئے ہیں اب یہ عہدیداران کا فرض رہ جاتا ہے کہ وہ اس رسالہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اور ضروری مسائل افرادِ جماعت کے ذہن نشین کرتے رہیں۔

مجھے یہ احساس ہے۔ کہ ہماری جماعت کے تاجر صاحبان خصوصاً کمپنیوں کے مالک زکوٰۃ کی ادائیگی میں مسائل کا پورا لحاظ نہیں رکھتے۔ بعض کو یہ بھی غلط فہمی ہے کہ زکوٰۃ صرف اس صورت میں واجب ہوتی ہے۔ جب کہ تجارت میں منافع ہو رہا ہو۔ حالانکہ صحیح مسئلہ یہ ہے کہ منافع کے علاوہ خود راس المال پر خواہ وہ نقدی کی صورت میں ہو یا جنس کی صورت میں یا دَین اور قرض کی صورت میں (جس کی واپسی کی امید ہو) سال گذرنے پر زکوٰۃ واجب ہو جائے گی۔

پس تاجروں کو مسائل کا اچھی طرح علم دینا بھی عہدیداران کے ذمہ ہے۔ لمیٹڈ کمپنیوں میں مختلف حصہ داروں کے مشترک سرمایہ پر جس سے وہ کمپنی چل رہی ہے۔ زکوٰۃ واجب ہوتی ہے نہ کہ ہر حصہ دار پر فرداً فرداً۔ اور اس کی ادائیگی میں کسی حصہ دار کو اعتراض بھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اب خدا تعالے کے فضل و کرم سے ایسی کمپنیوں کے مالک الا ماشاء اللہ سب مسلمان ہیں۔ جن پر اس فریضہ کی ادائیگی واجب ہے۔ یہ امر ذہن نشین کرانے کے قابل ہے۔ کہ اگر کسی فرد کو کوئی رقم بطور امانت کسی فرد کے پاس یا کسی بینک میں یا کسی اور ادارے میں جمع ہو۔ جب وہ نصاب کی حد تک پہنچے اور ایک سال کا عرصہ اس پر گذر جائے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہو جائے گی۔ ایک غلطی اس وجہ سے ہو سکتی ہے۔ کہ بعض لوگ چندہ جات کو زکوٰۃ کا قائم مقام سمجھ لیتے ہیں۔ یہ درست نہیں۔ کوئی دوسرا چندہ زکوٰۃ کا قائم مقام نہیں ہو سکتا۔ زکوٰۃ اپنی جگہ ہے اور دیگر چندے اپنی جگہ ہیں۔

ہم پر مختلف ذمہ داریاں ہیں۔ ان سب کی ادائیگی ضروری ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر اسلام مختلف عبادتوں کا حکم دیتا ہے۔ نماز کا حکم ہے۔ اور پھر روزہ کا حکم ہے۔ اب کوئی شخص نماز تو باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتا ہے۔ لیکن روزہ اس لئے نہ رکھے۔ کہ جب میں نمازیں پنجگانہ ادا کرتا ہوں پھر مجھے روزہ رکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ یا روزہ رکھے لیکن نماز ادا نہ کرے۔ تو ہم ایسے شخص کو غلطی خوردہ سمجھیں گے۔ کیونکہ روزہ اپنی جگہ ہے اور نماز اپنی جگہ۔ اور دونوں کی ادائیگی مومنوں پر لازم ہے۔ چونکہ دوسرے چندے زکوٰۃ کے علاوہ مقرر کئے گئے ہیں۔ اس لئے یہ چندے زکوٰۃ کے قائم مقام نہیں ہو سکتے

ایک اور بات دوستوں کے ذہن نشین کرنے کے قابل ہے۔ زکوٰۃ کی تمام رقوم مرکز سلسلہ میں آنی چاہئیں۔ تاکہ امام وقت قرآن مجید کے احکام کے ماتحت اسے خود اپنی نگرانی میں اور اپنے حکم سے مستحقین میں تقسیم کروا سکیں۔

پس عہدیداران کو ایک دفعہ پھر اس فرض کی طرف توجہ دلائی جا رہی ہے۔ کہ وہ جماعت کے تمام افراد کو مسائل زکوٰۃ سے واقف کریں اور جن دوستوں کے ذمہ زکوٰۃ واجب ہوتی ہے ان سے وصول کر کے رقوم مرکز سلسلہ میں جلد بھجوا دیں۔ یقیناً ایسے اموال کی ادائیگی ان کے اموال کو پاکیزہ کر کے ان کے لئے ترقیوں کے دروازے کھولنے کا موجب ہوگی۔ جیسا کہ اللہ تعالے نے قرآن مجید میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ کو ارشاد فرمایا۔

ترجمہ۔ تو لے (رسول) ان کے (مومنوں کے) اموال سے صدقہ (زکوٰۃ) لے لیا کر تاکہ اس کی وجہ سے وہ مطہر ہو جائیں۔ اور ان کا تزکیہ ہو۔ اور پھر دوسری جگہ اس خدشہ کا بھی ازالہ کر دیا۔ کہ زکوٰۃ کا روپیہ نکالنے سے رزق میں کمی آ جائے گی۔ اللہ تعالے فرماتا ہے۔

ترجمہ:۔ اور تم خرچ کرو جو چیز اللہ تعالے اس کی بجائے اور دیگا۔ اور وہ سب سے بہتر دینے والا ہے ــــ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالے ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو کما حقہ ادا کر کے اس کی رضا کو حاصل کریں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز ہم سے جو توقعات رکھتے ہیں۔ ان کو پورا کر سکیں۔ اللھم آمین

(ناظر بیت المال ربوہ)

تشہد کے وقت اشارۃ بالسبابہ

احادیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم التحیات پڑھتے ہوئے جب اشہد ان لا الہ الا اللہ پر پہونچتے۔ تو اشارہ بالسبابہ کرتے۔ عام لوگ سبابہ کو شہادت کی انگلی کہتے ہیں۔ شارحین حدیث لکھتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو اشہد ان لا الہ الا اللہ پر شہادت کی انگلی اٹھاتے تھے۔ تو اس سے غرض یہ تھی۔ کہ قول و فعل میں مطابقت ہو جائے۔ (مشکوٰۃ)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

اشارۃ بالسبابہ سنت صحیحہ سے ثابت ہے۔ اس پر اگر کوئی نعوذ باللہ کفر یا ضلالت کا فتوےٰ دے۔ تو حق ہے۔ اور ایسے لوگوں پر کیا حکم کیا جائے۔ یہ اس وقت کیا جاتا ہے۔ جب اس ملک میں اسلام کا حکم ہو۔ (الحکم ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۵)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا طریق یہی تھا۔ کہ آپ اس سنت کے مطابق عمل فرماتے تھے۔ (۱) مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کی تفسیر القرآن صفحہ ۱ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نماز پڑھنے کا طریق لکھا ہے۔ اس میں تحریر ہے:۔

"اشہد ان لا الہ الا اللہ اور یہ کہتے ہوئے اس انگلی کو اٹھا کر اشارہ کرتے ہیں۔ اور پھر ایسی ہی رکھ دیتے ہیں۔ جیسے کہ پہلے رکھی ہوئی تھی"

(۲) مولوی محمد فضل صاحب چنگوی کی روایت ہے:۔ "خاکسار مؤلف کتاب ہذا نے بچشم خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو ہر نماز میں قعدہ میں بموقعہ کلمہ نفی و اثبات یعنی اشہد ان لا الہ الا اللہ اشارۃ بالسبابہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ آپ قعدہ بیٹھتے ہی چار انگلیوں سے دائیں ہاتھ کا حلقہ بنا لیتے اور ہمیشہ اشارہ بالسبابہ کرتے (مجموعہ فتاویٰ احمدیہ صفحہ ۱۰۳)

نظارت تعلیم و تربیت درخواست کرتی ہے۔ کہ احباب جماعت اپنا عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق بنانے کی کوشش فرماویں کہ آپ کی اتباع میں خدا کی محبوبیت کا مقام ملتا ہے۔

کیا نماز معاف ہو سکتی ہے؟

نماز جس کے لئے عربی زبان میں صلوٰۃ کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اس بارہ میں قرآن و احادیث میں تاکید کی گئی ہے۔ کہ اسے قائم کیا جائے۔ اور نماز نہ پڑھنے پر سخت وعید بھی وارد ہیں۔ قرآن کریم میں ہے۔ فرشتے جہنمیوں سے پوچھیں گے۔ ما سلککم فی سقر کہ جہنم میں سے جانے کی کونسی برائی موجب ہوئی ہے۔ قالوا لم نک من المصلین۔ تو وہ جواب دیں گے۔ کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔ اس سے ظاہر ہے کہ خدا تعالےٰ نماز نہ پڑھنے والوں کو سقر جہنم میں بطور سزا ڈالے گا۔

حدیث شریف میں ہے کہ مومن اور کافر کے درمیان نماز کا فرق ہے۔ صحابہ کرام جو نماز پڑھتا تھا۔ اسے مومن قرار دیتے تھے۔ اور جو نماز نہیں پڑھتا تھا۔ اسے مشرک قرار دیتے تھے۔ قرآن کریم میں بھی ہے۔ اقیموا الصلوٰۃ ولا تکونوا من المشرکین کہ اے لوگو نماز کو قائم کرو۔ اور مشرکوں سے مت بنو۔

اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد بھی یہی ہے۔ کہ دینداری کو قائم کیا جائے۔ اور نام کے مسلمان کو حقیقی مسلمان بنا دیا جائے۔ ظاہر ہے کہ پانچ بناء اسلام میں سے نماز ایک اہم فریضہ ہے۔ اور اس کی طرف توجہ کرنی نہایت ضروری ہے۔ یہ فریضہ ایسا بھی نہیں کہ معاف ہو کر رہ سکے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور ایک شخص کا سوال ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء کو دربار شام میں پیش ہوا۔ کہ نماز کے متعلق ہمیں کیا حکم ہے۔ فرمایا۔ نماز ہر ایک مسلمان پر فرض ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر ایک قوم اسلام لائی۔ اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمیں نماز معاف فرمائی جائے۔ کیونکہ ہم کاروباری آدمی ہیں۔ مویشی وغیرہ کے سبب سے کپڑوں کا کوئی اعتماد نہیں ہوتا اور ہمیں فرصت ہوتی ہے۔ تو آپ نے اس کے جواب میں فرمایا۔ کہ دیکھو نماز نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ وہ دین ہی نہیں۔ جس میں نماز نہیں۔ جو شخص نماز سے فراغت حاصل کرنی چاہتا ہے۔ اس نے حیوانوں سے بڑھ کر کیا کیا۔ وہی کھانا پینا اور حیوانوں کی طرح سو رہنا۔ یہ تو دین ہرگز نہیں"۔ (الحکم ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء)

آنحضرت صلعم کے فرمان سے ظاہر ہے کہ نماز معاف نہیں کی گئی۔ اس زمانہ میں بھی جو لوگ ایسے کاروبار رکھ کر نماز با جماعت پر شامل نہیں ہوتے۔ درحقیقت وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے لاپرواہ اور غافل ہیں اور انہیں اپنے انجام کا فکر کرنا چاہیئے۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے
اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

پاکستان کی مالی پالیسی پر ایک نظر

مالی پالیسی مرتب کرتے وقت اس امر کا خاص طور سے لحاظ رکھا گیا کہ صنعتوں میں زیادہ سے زیادہ سرمایہ لگانے کے لئے لوگوں کی حوصلہ افزائی ہو چنانچہ مشینوں اور صنعتوں نیز حکومت کے ترقیاتی منصوبوں کے لئے ضروری اشیاء کی درآمد کو سب سے زیادہ ترجیح دی گئی مزید برآں پیداوار میں اضافہ کرنے کے لئے مالی پالیسی اور دیگر پالیسیوں میں ہم آہنگی قائم کی گئی۔ اس مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے براہ راست ترقیاتی مصارف پورے کرنے کے لئے ہر سال مصارف سرمایہ کے بجٹ میں مرکزی حکومت بڑی بڑی رقوم مخصوص کرتی ہے۔

چنانچہ بجٹ میں منظور کردہ رقوم اور صوبائی حکومتوں کو قرضہ وغیرہ کی صورت میں ۵۵-۱۹۵۴ء میں ۹۱۱۱۰۰۰۰۰ روپے کی گنجائش رکھی گئی۔ جبکہ ۵۱-۱۹۵۰ء میں ۱۴۸۸۰۰۰۰۰ روپے کی گنجائش رکھی گئی تھی۔

پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن

صوبوں کو ترقیاتی کاموں کے لئے قرضے دینے کے علاوہ مرکزی حکومت صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے ذریعہ اہم کارخانے قائم کرنے میں بھی مدد دے رہی ہے۔ یہ کارپوریشن۔ پٹ سن۔ کاغذ۔ لوہے اور فولاد۔ جہاز سازی۔ کیمیائی مرکبات۔ کھاد سیمنٹ۔ شکر اور کپڑے کے کارخانے قائم کر چکی ہے۔ اب تک اس کارپوریشن نے جو منصوبے شروع کئے ہیں۔ ان کے جملہ مصارف تقریباً ۵۵۰۰۰۰۰۰ روپے ہوتے ہیں ان میں سے مرکزی حکومت نے ۵۴-۱۹۵۳ء تک ۱۵۵۰۰۰۰۰۰ روپے لگائے ہیں۔

اب صنعتوں میں نجی سرمایہ کاروں کے سرمایہ لگانے کی رفتار بڑھتی جا رہی ہے۔ چنانچہ ۵۴-۱۹۵۳ء تک ۷۰۰۰۰۰۰۰۰ روپے کا سرمایہ لگایا گیا۔ اس کے علاوہ صنعتی ترقیاتی کارپوریشن نے اس سال حکومت کی جانب سے ۱۰۰۰۰۰۰۰ روپے کا سرمایہ لگایا۔ ایسٹ بنگال ریلوے کی بحالی۔ چٹاگانگ اور چالنا کی بندرگاہوں کی تعمیر۔ پٹ سن اور کاغذ وغیرہ کارخانوں کی تعمیر اور ڈاک تار و ٹیلیفون کی سہولتوں میں توسیع پر بڑی بڑی رقوم صرف کی گئیں۔

آمدنی میں اضافہ

ترقیات کے لئے حکومت کے اقدامات اور پیداوار میں اضافہ نیز درآمدی پابندیوں میں اور برآمدی اشیاء کی قیمتوں اور مقدار میں اضافہ سے ۵۴-۱۹۵۳ء میں آمدنی ۱۰۷۹۲۰۰۰۰۰ روپے کی ہوئی۔ جبکہ اس کا تخمینہ ۹۸۶۰۰۰۰۰۰ روپے کا تھا۔ سال رواں کی بابت آمدنی کا تخمینہ ۱۱۳۶۸۰۰۰۰۰ روپے کا ہے۔ آمدنی میں اضافہ کے ساتھ ساتھ اس کی نوعیت بھی بدل گئی ہے۔ پہلے آمدنی کا زیادہ تر انحصار کسٹم ریونیو پر تھا جس کے کسی وقت بھی کم ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ لیکن اب آمدنی ٹیکس۔ بکری ٹیکس اور مرکزی پیداواری محاصل میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اور ملک کی ترقی کے ساتھ یہ آمدنی بڑھتی جائے گی۔

سال رواں کا بجٹ ایک اور لحاظ سے بھی نیا ہے اس میں کوئی نیا ٹیکس عائد نہیں کیا گیا ہے۔ بلکہ اس کے برعکس ٹیکسوں اور محاصل میں کافی رعایت دی گئی ہے۔ جس کے نتیجہ میں حکومت ۲۲۱۰۰۰۰۰ روپے کی آمدنی سے دستبردار ہو رہی ہے۔

کارخانہ داروں کی مراعات

ٹیکسوں میں کمی کرنے کا مقصد یہ ہے کہ عوام کو فائدہ پہنچے اور کارخانے کم مصارف سے زیادہ مقدار میں اشیاء تیار کر سکیں۔ سال رواں کے بجٹ میں عوام اور کارخانہ داروں کو جو مراعات دی گئیں ان میں سے بعض اہم مراعات درج ذیل ہیں:۔

۱۔ (الف) پٹرول پر عائدہ مرکزی پیداواری محصول ۸ آنے فی گیلن کے حساب سے کم کر دیا گیا (ب) ۳۶۰۰ روپے کے بجائے ۴۲۰۰ روپے تک کی آمدنی انکم ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دی گئی ہے (ج) ناریل کے تیل۔ ناریل اور مسالوں پر درآمدی محصول ۴۰ تا ۴۸ فی صدی سے کم کر کے ۳۰ فی صدی کر دیا گیا ہے (د) ۱۰ روپے کے منی آرڈر کی فیس ڈھائی آنے سے کم کر کے دو آنے کر دی گئی ہے۔

۲۔ صنعتی اداروں کے سرمایہ حصص میں لگائے ہوئے سرمایہ کو ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دینے کی رعایت میں توسیع۔

۳۔ مزدوروں کیلئے تعمیر کی ہوئی عمارتوں کے مصارف کے سلسلہ میں ابتدائی ٹوٹ پھوٹ کی منہائی میں اضافہ۔

۴۔ ملازمین اور انکے متعلقین کے فائدہ کیلئے سکولوں اور ہسپتالوں کی تعمیر اور نگہداشت پر مصارف منافع سے منہا کئے جا سکیں گے۔

۵۔ متعلقہ سائنٹیفک ریسرچ پر مصارف سرمایہ منافع سے منہا کئے جا سکیں گے۔

۶۔ چھوٹے کارخانہ داروں کیلئے بکری ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دینے کی حد ۳۶۰۰۰ سے بڑھا کر ۶۰۰۰۰ کر دی گئی ہے۔

۷۔ ان کارخانوں میں جہاں ۲۰ سے کم مزدور کام کرتے ہیں۔ رنگا ہوا اور صاف کیا ہوا کپڑا پیداواری محصول سے مستثنیٰ قرار دے دیا گیا ہے۔

صنعت کے لئے ٹیکسوں میں رعایت

صنعت میں نجی طور پر سرمایہ لگانے کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے حکومت نے جو پالیسی تیار کی ہے اس پر عمل کرتے ہوئے ٹیکسوں میں سال بسال کافی مراعات دی گئی ہیں۔ جن میں منجملہ دیگر کے مندرجہ ذیل بھی شامل ہیں:۔

۱۔ نئے صنعتی اداروں کے منافع کو اس سرمایہ کے ۵ فی صدی تک جو ان میں لگایا گیا ہے آمدنی ٹیکس اور سپر ٹیکس سے مستثنیٰ کرنا۔

۲۔ منظور شدہ صنعتی اداروں کو ایک لاکھ روپے تک کی مجموعی آمدنی کے ۲ فی صدی تک اور بقیہ کے ۱۰ فیصدی تک آمدنی ٹیکس اور سپر ٹیکس دونوں سے مستثنیٰ کرنا افراد کے سلسلہ میں جن کی آمدنیاں ۲۵۰۰۰ روپے تک ہیں۔

سرکاری کفالتوں اور ڈاکخانہ کے سیونگس میں لگائی جانے والی رقم مجموعی آمدنی کے ۲۰ فیصدی تک ٹیکس سے مستثنیٰ ہے۔

۳۔ منظور شدہ صنعتی سرگرمیوں میں لگائی جانے والی تمام رقوم کو اسٹیٹ ڈیوٹی سے مستثنیٰ کرنا۔

۴۔ تمام مشینری کو جس میں سامان سرمایہ اور فالتو پرزے بھی شامل ہیں بکری ٹیکس سے مستثنیٰ کرنا۔

۵۔ صنعتی خام اشیاء کو درآمدی محصول اور بکری ٹیکس سے مستثنیٰ کرنا۔

۶۔ عمارتوں۔ کارخانوں اور مشینری پر ٹوٹ پھوٹ کے خصوصی الاؤنس۔

سرمایہ لگانے والے غیر ملکوں کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے پاکستان میں مقیم لوگوں کو ان کی غیر ملکی آمدنی کے سلسلہ میں جس پر دوہرا ٹیکس لگتا ہے۔ پاکستانی ٹیکس یا غیر ملکی ٹیکس کے ۵۰ فی صدی کے برابر دونوں میں سے جو بھی کم ہو یکطرفہ سہولت فراہم کی گئی ہے۔ باہر سے لگائی جانے والی رقوم کے سلسلہ میں جو استثنا ۳۱ مارچ ۱۹۵۴ء کو ختم ہوتا تھا ۳۱ مارچ ۱۹۵۵ء تک مزید ایک سال کے لئے بڑھا دیا گیا۔

صنعتی پیداوار

حکومت کی پالیسی کے نتیجہ میں صنعت میں روپیہ لگانے کے لئے فضا سازگار ہو گئی ہے اور نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ صنعتی کمپنیوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے ۱۹۵۱ء میں منظور کئے جانے والے سرمایہ کا ۴۹ فی صدی کمپنیوں کا فی صدی تناسب بڑھ کر ۵۳ ہو گیا اور ۱۹۵۳ء میں ۷۹ ہو گیا۔

قومی تعمیر کی سرگرمیاں

اقتصادی ترقی میں اضافہ کرنے اور عام آدمی کا معیار زندگی بلند کرنے سے متعلق حکومت کی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے حکومت نے اپنے تمام وسائل کو اس مقصد کے لئے منظم و مرتب کر لیا ہے حکومت نظم و نسق کے مصارف میں زیادہ سے زیادہ کفایت برت رہی ہے۔ اور قومی تعمیر کی سرگرمیوں کے لئے زیادہ سے زیادہ رقم فراہم کر رہی ہے۔ رواں سال کے دوران میں ریونیو مصارف میں اضافہ کے بیشتر حصہ کو تعلیم اور صحت عامہ جیسی سرگرمیوں پر لگایا جا رہا ہے تعلیم کے لئے دو کروڑ چالیس لاکھ پچاس ہزار روپے کی رقم فراہم کی گئی ہے۔ جبکہ گذشتہ سال اس مد میں ایک کروڑ دس لاکھ روپے کی رقم رکھی گئی تھی۔ تعلیم اور صحت کی ذمہ داری بنیادی طور پر صوبائی حکومتوں پر ہے۔ لیکن مرکزی حکومت نظم و نسق کے معمولی مصارف کے علاوہ صوبائی سکیموں کے لئے رقوم بھی دیتی ہے۔ قومی تعمیر کی سکیموں کے لئے رواں بجٹ میں جو رقوم رکھی گئیں۔ ان میں چند اہم یہ ہیں ۲۵ لاکھ روپے چھوٹی صنعتوں کے لئے۔ چالیس لاکھ روپے دیہی امداد کے پروگرام کے لئے (مرکز کی طرف سے دی جانے والی رقم) ۵۳ لاکھ روپے کی گرانٹ کراچی یونیورسٹی کے لئے ۵۰ لاکھ روپے دوسری یونیورسٹیوں کے لئے ۱۰ لاکھ روپے معاشرتی ترقی کے لئے ایک کروڑ روپے مہاجرین کے مکانوں کی تعمیر کے لئے اور دس لاکھ بیس روپے ملک میں حاجیوں کے لئے ایک اقامت گاہ کے لئے

صوبوں کے بجٹوں کی صورت حال

رواں سال کے دوران میں صوبائی حکومتوں کے بجٹوں کی حالت بھی بہتر ہو گئی ہے۔ ان کے مصارف سرمایہ جو ۵۱-۱۹۵۰ء میں ۳۱ کروڑ ۸۰ لاکھ روپے تھے ۵۵-۱۹۵۴ء میں چالیس کروڑ ۱۸ لاکھ روپے ہو گئے۔ مرکزی حکومت صوبائی حکومتوں کی ترقیاتی سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلہ میں صوبوں کو ترقیاتی قرضے دیتی ہے ۵۴-۱۹۵۳ء کے اختتام تک ترقیاتی قرضوں کی صورت میں ۷۵ کروڑ ۵۰ لاکھ ۵۰ ہزار روپے کی رقم منظور کی گئی۔ رواں سال کے لئے ۴۰ کروڑ دس ہزار روپے کی رقم منظور کی گئی ہے۔

علاوہ ازیں صوبوں کو مرکزی آمدنی کی بعض اہم مدوں میں حصہ بھی دیا گیا ہے تاکہ وہ تعلیم اور صحت عامہ جیسے معاشرتی کاموں کے اخراجات برداشت کرنے کے قابل ہو سکیں۔ ان کو آمدنی ٹیکس بکری ٹیکس اور مرکزی پیداواری محصول کی قابل تقسیم مجموعی رقم میں سے رقوم ملتی ہیں۔ علاوہ ازیں مشرقی بنگال کی حکومت پٹ سن اور پٹ سن کی مصنوعات کی برآمدی محصول میں سے ۶۲ فی صدی حصہ حاصل کرنے کی بھی مستحق ہے۔ یہ انتظام صرف مشرقی پاکستان کے لئے ہی ہے۔ کیونکہ مغربی پاکستان کے صوبے جو اشیاء پیدا کرتے ہیں۔ مثلاً کپاس ان کے برآمدی محصول میں سے ان کو حصہ نہیں ملتا مرکزی آمدنی سے اب تک مشرقی بنگال کو ۴۳ کروڑ چالیس لاکھ ۹۰ ہزار روپے پنجاب کو ۲۰ کروڑ دس لاکھ روپے سندھ کو سات کروڑ ۹۰ لاکھ ۳۰ ہزار اور صوبہ سرحد کو ۷ کروڑ ساٹھ لاکھ ایکہزار روپے کی رقوم دی گئی ہیں۔

امدادی عطیے

صوبوں کو مالی امداد دینے کا ایک اور ذریعہ معاشرتی ترقی بحالی مہاجرین زراعت اور سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے امدادی عطیے دینا ہے۔ علاوہ ازیں صوبائی حکومتیں سرحدی پولیس پر جو رقم خرچ کرتی ہیں ان کا ۷۰ فی صدی حصہ مرکزی حکومت برداشت کرتی ہے۔ ۴۸-۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۴ء تک صوبوں کو ۵۵ کروڑ چالیس لاکھ ۹۰ ہزار روپے کے امدادی عطیے دئے گئے۔

مشرقی بنگال کی معیشت کی ترقی کی رفتار میں مزید اضافہ کرنے کے لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ رواں سال کے دوران میں مختلف شکلوں میں مشرقی بنگال کو ۲۱ کروڑ روپے کی حد تک مجموعی امداد دی جائے۔ علاوہ ازیں چھالیہ پر سے محصول جس کا تخمینہ

پنجاب جہلم سندھ اور ستلج میں سیلاب کا زور کم ہوگیا

ضلع سیالکوٹ باقی تمام علاقوں سے کٹ گیا

لاہور ۲۶ ستمبر آج راوی کے سوا پنجاب کے باقی دریاؤں چناب، جہلم، سندھ اور ستلج میں سیلاب کا زور کم ہوگیا ہے۔ چناب میں مرالہ کے نزدیک پانی کا اخراج سات کیوسک سے گھٹ کر تقریباً اڑھائی لاکھ کیوسک رہ گیا ہے۔ جہلم، سندھ اور ستلج میں بھی پانی اسی تناسب سے کم ہوا ہے۔ راوی میں شاہدرہ کے نزدیک ساڑھے دس بجے شب تک پانی کا ڈسچارج ۸۰ ہزار کیوسک تھا۔ لیکن خطرہ ہے کہ نصف شب کے بعد راوی میں پانی کا نکاس ایک لاکھ کیوسک تک پہونچ جائے گا۔ تاہم حکام نے یہ اطمینان ظاہر کیا ہے۔ کہ لاہور کو راوی سے کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔

سیالکوٹ سیلاب کے باعث سارے ضلع سے اور پنجاب کے دوسرے علاقوں سے کٹ چکا ہے۔ سینکڑوں دیہات اور ہزاروں مکانات منہدم ہوگئے ہیں۔ آدمیوں اور مویشیوں کو سخت نقصان پہونچا ہے۔ منٹگمری اور لائلپور میں نہریں ٹوٹ جانے کے باعث ان کا پانی چند دیہات میں داخل ہوچکا ہے۔ اور سڑکوں کو نقصان پہونچا ہے لائلپور اور سیالکوٹ میں امدادی کام کے لئے فوج طلب کرلی گئی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ دریاؤں کے سیلاب سے تاحال زیادہ نقصان نہیں۔ لیکن برساتی نالوں کے سیلاب اور بعض انہار میں شگاف ہونے سے سیالکوٹ، گوجرانوالہ، لائلپور اور منٹگمری کے اضلاع میں فصلوں اور مویشیوں کا کافی نقصان ہوا ہے۔ ضلع سیالکوٹ کے وسیع علاقہ میں سینکڑوں دیہات زیر آب آ چکے ہیں۔ اور سیالکوٹ شہر کے علاوہ نارووال پسرور کے قصبات بارش و سیلابی پانی سے بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔ یہ شہر چاروں طرف سے پانی سے محصور ہیں۔ اور سلسلہ مواصلات بالکل منقطع ہوچکا ہے

جھنگ

ضلع جھنگ میں ابھی تک بفضل خدا زیادہ نقصان نہیں ہوا۔ البتہ چناب کے سیلاب کے خدشہ کے باعث لوگوں میں بہت خوف و ہراس پیدا ہوگیا ہے دریا کے کنارے کے چند دیہات زیر آب آگئے ہیں۔ ضلعی حکام نے امدادی مراکز قائم کرنے کے لئے بعض عمارتیں اور موٹریں حاصل کر لی ہیں۔ ڈسٹرکٹ جیل کے تقریباً چار سو قیدیوں کو لائل پور پہنچایا گیا ہے۔ اور خزانہ ٹوبہ ٹیک سنگھ منتقل کیا گیا ہے۔ لوگوں کو خطرہ ہے کہ تریموں کے نزدیک جہلم اور چناب کا سیلابی پانی جمع ہونے سے زبردست نقصان ہوگا۔ محکمہ انہار کے اعلیٰ حکام کا خیال ہے کہ چناب کا سیلاب تریموں ہیڈ ورکس تک پہونچنے سے پہلے کافی کم ہوجائے گا۔ اسلئے بہتر حالات کی توقع کرنی چاہیئے تاہم اگر تریموں ہیڈ کو نقصان پہنچا۔ تو بہت نقصان کا خدشہ ہے چناب کا سیلابی پانی کل صبح تک تریموں پہنچ جائے گا۔

ڈھاکہ کے سابق سپیشل مجسٹریٹ کو چار سال قید بامشقت

ڈھاکہ، ۲۲ ستمبر۔ ڈھاکہ کے سپیشل جج مسٹر عبدالرؤف نے ڈھاکہ کے ایک سابق سپیشل مجسٹریٹ درجہ فرسٹ کلاس مسٹر محمد یوسف کو تین سال قید بامشقت اور سات سو روپے جرمانہ کی سزا سنائی ہے، جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں ملزم کو مزید آٹھ ماہ قید کی سزا بھگتنی پڑے گی۔ مسٹر محمد یوسف پر رشوت لینے کا الزام تھا بدعنوانیوں کے ایک اور مقدمہ میں مسٹر محمد یوسف کو چار سال قید بامشقت کی سزا دی گئی ہے۔ دونوں سزائیں ایک ساتھ شروع ہوں گی۔

سپیشل جج نے مسٹر محمد یوسف کے خلاف اپنے فیصلہ میں لکھا ہے:۔ "یہ بات نہایت ہی افسوسناک ہے کہ اب مجسٹریٹ بھی رشوت لینے لگے ہیں۔ اس مقدمہ سے عدلیہ اور قانون پیشہ اصحاب کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔ ایسے لوگوں نے ہی مشرقی بنگال کی شہرت کو داغدار کیا ہے۔"

کمیونسٹ چین میں ہر ایک کو اس کے کام کے مطابق معاوضہ دیا جائیگا

لندن ۲۰ ستمبر چینی وزیراعظم چواین لائی نے کہا ہے کہ چین میں زبردست بے روزگاری پائی جاتی ہے اور کئی سالوں تک اس پر قابو پانا مشکل ہے۔ چواین لائی نے بتایا کہ سرکاری اور نجی اداروں میں کام کرنے والے مزدوروں کی تعداد ۰۰۰ ۱۵۰۰ ۱۲ ہے لیکن ابھی ملک کی پیداوار کو بڑھانا ہے۔ اور زیادہ آبادی کی وجہ سے بے روزگاری کا مسئلہ کافی مدت تک حل نہیں ہوسکے گا۔

چواین لائی نے اپنی تقریر میں "ہر ایک کو اس کے کام کے مطابق معاوضہ ادا کرنے" کے اصول پر زور دیا۔ حالانکہ تمام طور پر کمیونسٹوں کا نعرہ "ہر ایک کو اس کی ضرورت کے مطابق" ہوتا ہے۔

گاؤکشی کو ممنوع قرار دینے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا (نہرو)

نئی دہلی ۲۲ ستمبر۔ وزیراعظم بھارت پنڈت جواہرلال نہرو نے صوبائی کانگرس کمیٹیوں کے نام ایک یادداشت میں کہا ہے۔ کہ گاؤکشی کو قانوناً ممنوع قرار دینے سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا۔ اور اس مسئلہ کو ستیہ گرہ یا ایجی ٹیشن سے حل نہیں کیا جاسکتا۔"

آپ نے کہا "اگر گاؤکشی کو خلاف قانون قرار دے دیا گیا۔ تو اس سے "گئو رکھشا" کا مقصد حل نہ ہوگا بلکہ گائیں بھوکی اور خستہ حال ہوکر مرجائیں گی۔ اصل ضرورت یہ ہے کہ مویشیوں کے تحفظ پر خاص توجہ دی جائے۔" پنڈت نہرو نے کہا "وسیع پیمانے پر گاؤکشی برطانوی عہد حکومت میں ہوا کرتی تھی۔ کیونکہ برطانوی فوج کے لئے گائے کے گوشت کی ضرورت رہتی تھی۔ مگر انگریزوں کے چلے جانے کے بعد گاؤکشی عملاً بہت کم ہوگئی ہے۔ اور وہ بھی زیادہ تر کلکتہ اور بمبئی جیسے بڑے شہروں تک محدود ہے۔ آئندہ گاؤکشی میں اور بھی کمی ہوگی۔"

آپ نے گئو رکھشا ایجی ٹیشن کا ذکر کرتے ہوئے کہا "یہ بات میری سمجھ سے باہر ہے کہ ستیہ گرہ یا ایجی ٹیشن سے گئو رکھشا کا مقصد کیسے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ ایجی ٹیشن والوں کا مطالبہ یہ ہے کہ گاؤکشی کو قانوناً ممنوع قرار دیا جائے۔ پہلے ہی بھارت میں کئی صوبائی اور بلدیاتی قوانین کے تحت گاؤکشی ممنوع ہے۔ اسلئے مزید قوانین نافذ کرنے سے فائدہ نہیں۔ ایجی ٹیشن کرنے والوں کے سامنے سیاسی مقاصد کے سوا اور کوئی چیز نہیں۔ اور کوئی بھی باشعور شخص اس ایجی ٹیشن کی حمایت نہیں کریگا۔"

یورپ کا دفاعی نظام از سر نو مرتب ہونا چاہیئے

واشنگٹن ۲۲ ستمبر۔ امریکہ کے وزیر خارجہ نے ایک اعلان کیا ہے کہ یورپ کا دفاعی نظام از سر نو مرتب ہونا چاہیئے۔ کیونکہ موجودہ انتظامات کو زیادہ عرصہ تک برقرار نہیں رکھا جاسکتا۔

آپ نے کہا۔ اس سے پہلے یورپ کے دفاع کے لئے جو منصوبہ مرتب کیا گیا تھا۔ وہ ناکام ہوچکا ہے۔ اب جب تک یورپی ملک جرمنی کو آزاد اور مساویانہ حیثیت پر نئے انتظامات دیرپا ثابت نہیں ہوسکے۔ نئے منصوبے کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ کہ یورپی اتحاد و اعتماد کی فضا کو زیادہ مضبوط بنائیں۔ اس سے پہلے فرانس کے رویہ کے باعث یورپی دفاع کا منصوبہ ناکام ہوا ہے اب فرانس اور برطانیہ ہی کو نئے منصوبے کی ترتیب و تشکیل میں زیادہ حصہ لینا چاہیئے۔"

فرانسیسی مقبوضات بھارت کے حوالے کر دیئے جائینگے

نئی دہلی ۲۲ ستمبر۔ ٹائمز آف انڈیا کی اطلاع کے مطابق حکومت ہند اور حکومت فرانس میں فرانسیسی مقبوضات کے مستقبل کے بارے میں سمجھوتہ ہوگیا ہے۔ اور فرانس وسط اکتوبر تک اپنے مقبوضات بھارت کے حوالے کر دے گا۔ بھارت اور فرانس کے نمائندوں میں کافی عرصہ سے اس مسئلہ پر بات چیت ہو رہی تھی۔ معلوم ہوا ہے۔ اب معاہدہ کا مسودہ تیار کیا جارہا ہے اور چند دنوں تک اس پر دستخط ہوجائیں گے۔

امید ہے فرانسیسی مقبوضات بھارت کے قبضہ میں آنے کے بعد ایک چیف کمشنر کے درجہ کے کسی ہندوستانی افسر براہ راست مرکزی حکومت کو جوابدہ ہوگا۔

پرتگیزی مقبوضات

ابھی حکومت اور پرتگال میں پرتگیزی مقبوضات کے متعلق کوئی بات چیت شروع ہونے کے امکانات نظر نہیں آتے۔

اعلان نکاح

خاکسار کا نکاح مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۵۴ء کو آٹھ صد روپے حق مہر پر ارشاد بیگم صاحبہ بنت سراج الحق خان مرحوم آف بہلول چک سے حاجی فیض الحق خان صاحب نے پڑھا اور مورخہ ۲۲ اگست ۱۹۵۴ء کو رخصتانہ عمل میں آیا۔

تمام بزرگان دین سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو برکت کا موجب بنائے۔ آمین ثم آمین۔ (عبدالرحمٰن خان ایجنٹ احمدیہ اخبارات کوئٹہ)

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے قریباً ایک ہزار باراں زدگان میں مفت کھانا تقسیم کیا

متاثرہ علاقوں میں مجلس کے بارہ مرکز ریلیف کا کام سرانجام دے رہے ہیں

لاہور ۲۷ ستمبر۔ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے دفتر (واقعہ جودھامل بلڈنگ) سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آج مجلس خدام الاحمدیہ نے کشمیر روڈ۔ وارث روڈ۔ چوبرجی کی ملحقہ بستیوں میں ایک ہزار بے گھر اور مصیبت زدہ افراد میں مفت کھانا تقسیم کیا۔ حالیہ بارش میں ان غریبوں کی جھونپڑیاں اور کچے مکانات منہدم ہو گئے تھے۔ علاوہ ازیں آجکل مجلس کے کم و بیش ایک سو خدام لاہور کے نشیبی اور دیگر متاثرہ علاقوں میں ریلیف کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔ ان علاقوں میں مجلس کی طرف سے باقاعدہ بارہ امدادی مرکز قائم ہیں۔ دس دس خدام باری باری ہر مرکز میں حاضر رہ کر باراں زدگان کو ہر ممکن امداد پہنچاتے ہیں۔ کل پٹیالہ گراؤنڈ (میکلوڈ روڈ) اور گرد و نواح کے قریباً چار سو تباہ حال اور بے خانماں مہاجرین میں مفت آٹا تقسیم کیا گیا۔ علاوہ ازیں گزشتہ تین روز میں قریباً ۶۵ گھروں کے افراد کو مخدوش گھروں سے نکال کر محفوظ مقامات پر پہنچایا گیا۔ محمد نگر کے قریب ایک کرسچن لیڈی تیر کر گہرے پانی کو عبور کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اسے بروقت امداد پہنچا کر ڈوبنے سے بچایا گیا۔ وہ تھک کر ہمت ہار چکی تھی۔ اسی طرح سنت نگر میں ایک ڈوبتی ہوئی عورت اس کے بچے۔ اور ایک بوڑھے مرد کی جان بچائی گئی۔ مجلس نے مختلف علاقوں میں مکانوں کی چھتوں پر مٹی ڈالنے گلیوں اور سڑکوں پر گری ہوئی دیواروں کا ملبہ اٹھانے اور بارش سے بھیگے ہوئے لوگوں میں پارچات تقسیم کرنے کے علاوہ بیماروں کو ادویات بہم پہنچائیں۔ نیز بعض جگہوں میں پردہ نشین مستورات کو سودا سلف پہنچانے کا انتظام بھی کیا گیا۔

سیلاب کے خطرے کے پیش نظر موٹر ڈرائیونگ کشتی رانی۔ پیغام رسانی اور دیگر امدادی کاموں کے تربیت یافتہ خدام ضرورت پڑنے پر ہر خدمت بجا لانے کے لئے کمربستہ ہیں۔

اخوان المسلمین کے چھ لیڈروں کو مصری قومیت سے محروم کر دیا گیا

قاہرہ پولیس نے اخوان کے جلسہ میں گولی چلا دی۔ کئی افراد زخمی ہو گئے

قاہرہ ۲۶ ستمبر۔ کل رات یہاں اخوان المسلمین کے دو مخالف گروہوں کے درمیان زبردست تصادم ہو گیا۔ جس میں پولیس کو مداخلت کرنا پڑی بتایا گیا ہے۔ کہ پولیس نے فساد میں حصہ لینے والے لوگوں پر گولی چلا دی جس میں کئی آدمی زخمی ہو گئے۔ اخوان المسلمین کے مخالف گروہوں میں تصادم ہونے کی وجہ یہ تھی۔ کہ بعض لوگ اخوان کے مرشد حسن الہضیبی کو اخوان سے نکالنے کا مطالبہ کر رہے تھے۔ ادھر دوسرا گروہ حکومت کے خلاف نعرے لگا رہا تھا۔ اور اینگلو مصری معاہدہ کی تنسیخ کا مطالبہ کر رہا تھا۔ پولیس نے اس فساد کے بعد اخوان کے ہیڈ کوارٹر کو گھیرے میں لے لیا۔ اور کئی افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ آج سرکاری طور پر یہ بھی اعلان کیا گیا ہے۔ کہ مصر کی انقلابی فوجی کونسل نے اخوان المسلمین کے جنرل سکرٹری اور دوسرے سرکردہ لیڈروں کو مصری قومیت سے محروم کر دیا ہے۔ اخوان کے سکرٹری جنرل مسٹر عابدین ان دنوں دمشق میں ہیں۔ اور وہاں کرنل جمال ناصر اور ان کی حکومت کے خلاف زبردست مہم چلانے میں مصروف ہیں۔ جن دوسرے دو لیڈروں کو مصری قومیت محروم کر دیا گیا ہے۔ ان کے نام سعید رمضان اور حسن عشماوی ہیں۔ شیخ حسن الہضیبی نے گزشتہ رات اخوان کے جلسہ میں شرکت نہیں کی۔ وہ ان دنوں مصر کے صوبہ سکارہ میں مقیم ہیں جو اخوان کا مرکز ہے۔ اخوان کے اس اجلاس میں جماعت کے آئین میں ترمیم کرنے کے سوال پر غور کیا جانے والا تھا۔ تاکہ حسن الہضیبی کو اخوان المسلمین سے نکالا جا سکے۔ واضح رہے کہ ایک ہفتہ قبل مصر کے وزیر اعظم کرنل جمال ناصر نے اخوان المسلمین پر سازشیں کرنے اور حکومت کو ختم کرنے کا الزام لگایا تھا۔ اور کہا تھا۔ کہ مصر میں مذہبی انتہاپسندی کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا تھا۔ کہ اخوان المسلمین فوج اور پولیس میں خفیہ جماعتیں قائم کر رہی ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ طاقت استعمال کر کے مصر کی موجودہ حکومت کا تختہ الٹ دیا جائے ہم

ہے گزشتہ رات کرنل جمال ناصر نے اپنی حکومت کو ان کارروائیوں سے آگاہ کیا۔ جن کے ذریعہ وہ اخوان کی سرگرمیوں کو کچلنا چاہتے ہیں۔ لیکن ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ مصری حکومت اخوان کو غیر قانونی جماعت قرار دے اور اس کے سرکردہ لیڈروں کو گرفتار کرنے کا ارادہ کر رہی ہے یا نہیں۔ ایک اور اطلاع میں بتایا گیا ہے۔ کہ مصر کے جن لیڈروں کو مصری قومیت سے محروم کر دیا گیا ہے۔ ان کی تعداد ۶ ہے۔ باقی تین لیڈروں کے نام یہ ہیں۔ محمود الفتح جو مصری سینیٹ کے سابق رکن اور المصری کے مالک ہیں۔ محمد نجیب اور سعد الدین یہ دونوں اخوان کے سرکردہ لیڈر ہیں۔

پاکستانی خواتین کا وفد ہانگ کانگ پہونچ گیا

ہانگ کانگ ۲۷ ستمبر۔ پاکستانی خواتین کا جو وفد جمہوریہ چین کی خواتین کی فیڈریشن کی دعوت پر چین جا رہا ہے۔ وہ ہانگ کانگ پہونچ گیا۔ وفد کی لیڈر بیگم شاہنواز نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ ہم یہ دیکھنے جا رہے ہیں۔ کہ چینی عورتوں نے ملک کی ترقی میں کتنا حصہ لیا ہے۔ ساتھ ہی ہم چین کے مسلمانوں کی حالت بھی دیکھنے کے خواہشمند ہیں۔

ویٹ نام کے چیف آف سٹاف کا عہدہ بڑھا دیا گیا

سائیگان ۲۷ ستمبر۔ جنوبی ویٹ نام کی حکومت نے وزیر اعظم اور چیف آف سٹاف کا جھگڑا چکانے کے لئے چیف آف سٹاف کا عہدہ بڑھا دیا ہے جس سے ویٹ نام میں کشیدگی اور بڑھ گئی ہے

امریکہ سے روئی بیلنے کی چار مشینیں

پاکستان پہنچ رہی ہیں

کراچی ۲۷ ستمبر۔ روئی بیلنے کی چار مشینیں واشنگٹن سے بطور نمونہ روانہ ہو چکی ہیں۔ جو اس ہفتہ کے آخر تک کراچی پہنچ جائیں گی۔ یہ مشینیں روئی بیلنے کے مختلف مرکزوں میں نصب کی جائیں گی۔ اور ان کے ذریعہ روئی بیلنے کے بہترین طریقوں کا مظاہرہ کیا جائیگا یہ امر قابل ذکر ہے کہ اگر روئی بہتر طریقے سے بیلی جائے۔ تو اس کی قیمت ۲۵ روپے فی گانٹھ بڑھ جائے گی۔

مقبوضہ کشمیر میں ہندوستان کے ٹیکس کے قانون کا نفاذ

ہندوستانی پارلیمنٹ نے بل منظور کر لیا

نئی دہلی ۲۷ ستمبر۔ ہندوستانی پارلیمنٹ کے ایوان زیریں میں ہندوستان کے ٹیکس کے قوانین کو مقبوضہ کشمیر میں نافذ کرنے کا بل منظور کر لیا گیا۔ ہندوستان کے نائب وزیر خزانہ نے ایوان کو بتایا کہ اس بل کے منظور ہو جانے کے بعد مقبوضہ کشمیر کو ڈیڑھ کروڑ روپیہ سالانہ کا نقصان ہوگا۔

قارئین الفضل اور دیگر احباب سے اپیل

الفضل کے خطبہ نمبر کے لئے کم از کم پانچ سو ۵۰۰ خریدار مہیا فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور خطبات جمعہ کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کرنے کی غرض سے روزنامہ الفضل کا خطبہ نمبر اب انشاء اللہ تعالیٰ باقاعدگی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ خطبہ نمبر کے خریداروں کو پرچہ باقاعدگی سے نہ ملنے کے سلسلے میں جو شکایات تھیں۔ وہ اب نہیں رہیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

علاوہ ازیں ہمارا ارادہ ہے۔ کہ خطبہ نمبر کو زیادہ دلچسپ اور جاذب نظر بنایا جائے۔ اس کی ضخامت بھی آٹھ صفحوں کی بجائے بارہ صفحے کر دی جائے۔ مگر قیمت میں کوئی اضافہ نہ کیا جائے۔

لیکن یہ اسی صورت میں ممکن ہے۔ کہ اس نمبر کی اشاعت میں کم از کم پانچ سو خریداروں کا مزید اضافہ ہو جائے۔

لہٰذا

ہم احباب سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ جلد سے جلد اس تعداد کو پورا کرنے کی کوشش فرمائیں۔ تاکہ ہم خطبہ نمبر مندرجہ بالا صورت میں نکالنے میں کامیاب ہو جائیں۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایمان پرور خطبات کی اشاعت کا دائرہ زیادہ سے زیادہ وسیع ہو سکے۔ خطبہ نمبر کی سالانہ قیمت چھ روپے ہے۔ (منیجر الفضل)

قارئین اور ایجنٹ حضرات کیلئے

غیر معمولی بارش اور سیلاب کی وجہ سے پنجاب کے بعض علاقوں میں گاڑیوں اور بسوں کی آمد و رفت ان دنوں معطل ہے۔ اس وجہ سے وہاں پر الفضل بھجوانے کی بھی کوئی صورت نہیں۔ لہٰذا ہم قارئین اور ایجنٹ حضرات سے معذرت خواہ ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ذرائع آمد و رفت جاری ہوتے ہی پرچہ باقاعدگی سے پہنچنا شروع ہو جائے گا۔ (منیجر)